اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آج جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے آکر خبر دی کہ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس گُناہ معاف فرماتا ہے، دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (مسند احمد، ۵/۵۰۹، الحدیث: ۱۶۳۵۲ ملخصا)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۹)

دنیا نے ہمیں کیا دیا؟؟؟

29-March-2018



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا سے محبت کا انجام:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "**اللہ**

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

والوں کی باتیں" جلد 4 کے صفحہ نمبر 85 پر ہے۔

حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسی بستی (Colony) کے پاس سے ہوا، جس کے انسان و جنّ، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے، پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَارُوْحَ اللہ! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دُنیا سے مَحَبَّت کرتے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پُوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے مَحَبَّت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے مَحَبَّت کرتا ہے، جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ (Fire) کا ایک انگارہ ہے، اس میں ہم سب کی رُوحیں دَفْن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مُونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو اِنہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں اِنہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے، جب مُصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب

میں ہاویہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پالوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں جو کی روٹی کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کُوڑا دانوں پر کُتّوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، وہب بن منبہ، ۴/۶۴، رقم: ۴۷۶۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار　　تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!　　جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے　　قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کیلئے نصیحت و عبرت کے کئی مدنی پُھول مَوْجُود ہیں۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں میں فانی دُنیا اور مال و دولت کی مَحَبَّت کی جڑیں مضبوط تَر ہوتی جارہی ہیں۔ جسے دیکھو وہ دنیا کے پیچھے آنکھیں بند کئے دوڑا چلا جارہا ہے، کثیر دولت، کئی جائیدادیں، زمینیں، فیکٹریاں، ہوٹل، پیٹرول پمپس، شاپنگ مالز، مارکیٹیں، پلازے، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہونے کے بعد انسان کی حرص (Greed) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، اگر کوئی دَرْدْ مند عاشقِ رسول ایسوں کو نیکی کی دعوت پیش کرے تو اسے یہ کہہ کر جھڑک دیا جاتا ہے کہ دُنیا اسی کی عزّت کرتی ہے، جس کے پاس دولت ہو، دولت مند ہی کامیاب ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہوگئے؟ کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمَّتوں پر آنے والے عذابات کو بُھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت

حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم نزع کی سختیاں سہہ سکیں گے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول گئے؟ کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا سامان کرلیا؟ کیا ہم مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے کی تیاری کرچکے ہیں؟ کیا قیامت کے دن کے حساب و کتاب کی تیاری ہم کرچکے ہیں؟ بہرحال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے، اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہیں ، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں، اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **نصیحت کے مدنی پھول** عطا فرماتے ہیں:

تُو خوشی کے پُھول لے گا کب تلک؟ — تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟
دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مستحبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ نمازیں چھوڑنے کا معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے

باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا اپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا مخلص دوستوں سے محروم ہوجاتا ہے، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا کنجوس(Miser) ہوجاتا ہے، دُنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہوجاتا ہے، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والے پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا حلال و حرام میں تمیز نہیں کرپاتا، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ الْعِبَاد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہوجاتا ہے، دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا چوروں، لٹیروں اور ڈاکوؤں کا شکار ہوجاتا ہے۔ الغرض دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتا ہے۔ دنیا میں ضرورت سے زِیادہ مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہوجانے والی ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ(5) چیزیں بیان فرمائی ہیں (1،2)... دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کُود ہے جوکہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے

رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔(3)... دنیا کی زندگی زِینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔ (4،5)...دُنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں (بُرائیاں) موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے، جن سے اُخْروی زندگی سَنور سکتی ہے۔(صراط الجنان،9/740)

آیئے!اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اِرشادات سُنئے، چنانچہ

شیطان کی بیٹی

حضرت سیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا ابلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور دنیا سے مَحبَّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوَند ہے، ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیا دار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رَہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ (Relationship) قائم نہ کرو۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ۱/۹ ملخصا)

نیلی آنکھوں والی بد صورت بُڑھیا

حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بَد صُورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطعِ رِحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنَّم میں ڈالا جائے گا تو پُکارے گی: اے میرے

پَرْوَرْدَ گار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔ (ذمُّ الدّنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۵/۷۲، رقم ۱۲۳)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دِکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

دنیا کی حقیقت:

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُنیا کی مَذمَّت کے مُتعلِّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: "اگر دُنیا کی قدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچّھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گُھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔" (ترمذی، ج۴، ص۱۴۴، حدیث ۲۳۲۷۔) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فَضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی

دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے ربّ ! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے ؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحبَّت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحبَّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچّے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۲۶۵ ملخصاً وملتقطاً)

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے | نفس بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے | یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے ، یہ حضرات دنیا (World) کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مُقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے ! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب خلیفہ بنے تو زُہد و قَناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِختیار کر لیا، عَیش و عِشرت کو ٹھکرا دیا، لذیذ کھانے چھوڑ دیئے اور بہت سادہ غِذا استعمال فرمانے لگے۔ چُنانچہ

نُعَیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المومنین عُمر بن عبدُ الْعَزِیْز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تَناوُل فرما رہے تھے۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۰) یونس بن

شیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چُھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گِن سکتا تھا۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص۱۸۱) آپ کے غلام فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے آقا امیرُ المومنین کے پاس آیا تو آپ مسور کی دال تناول فرمارہے تھے، میں نے کہا: كُلَّ يَوْمٍ عَدَسٌ! یعنی روز روز دال! آپ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: هٰذَا طَعَامُ مَوْلَاكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ! یعنی تمہارے آقا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔(سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا)

واہ کیا بات ہے "مسور" کی

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُنیا سے بے رغبتی پر! جو اتنی بڑی سَلْطنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں، جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۶۷، حدیث:۳۸۷۶)

امام ثعلبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تَناوُل فرماتے۔ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے، مسور بدن (Body) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مددگار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے سے بھڑکتی ہے۔

(تفسیر قرطبی، ۱/۳۴۶، ملتقطا)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں　خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کا طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتا ہے، اس سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کرلیتا ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتا ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوششیں کرتا ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا کمانے والا آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والا شیطان کو پیارا لگتا ہے جبکہ آخرت کی تیاری کرنے والا اللہ کریم کا محبوب بنتا ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نَفْسانی خواہشات و لمبی اُمیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا اَنْجام بہت بُرا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دُشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنَّت کا خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے، لِہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہو جاتا ہے جبکہ آخرت دُنیا کے بعد ہے، اس لیے اس سے غفلت بَرتی جاتی ہے۔

یاد رکھئے! دنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے میں ہم سے زیادہ قریب ہے ، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں:

دُنیاکالغوی معنٰی (Meaning) ہے:"**قریب**"اور دُنیاکو دُنیااِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یااس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔

(حدیقہ ندیۃ، ۱/۱۷)

دُنیاکیاہے؟

حضرتِ سیّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام مخلوق دُنیا ہے۔(عُمدۃُ القاری، ج ۱ ص ۵۲) پس اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری وغیر ضَروری اَشیادنیامیں داخِل ہیں۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ۱/۱۷)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذمَّت؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرہے! دنیاوی اَشیاکی تین قسمیں ہیں:(1)وہ دُنیاوی اَشیاجو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفع موت کے بعد بھی ملتا ہے،ایسی چیزیں صِرف دو ہیں:(1)عِلم اور (2)عمل۔ عمل سے مُراد ہے، اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرنا۔(2)وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیاتک ہی مَحدود رہتاہے آخِرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانااور یہ دُنیاکی قابلِ مذمَّت قِسم میں شامل ہیں(3)وہ چیزیں جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیاکا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دُنیا قابلِ مذمَّت کہلائے گی۔(اِحیاءُالعُلوم،کتاب ذم الدنیا، ۲۷۰/۳، ۲۷۱ ملخصاً)

مت لگا تُو دل یہاں پچھتائے گا　　کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا ؟
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے　　بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم،ص۷۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے کُوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کے ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کُوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکرِ آخرت اُجاگر کرنے کے لئے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چنئے:

(1) فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دِین کی پروا نہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نِیَّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرما دے گا اور اس کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الھم بالدنیا، ۴/۴۲۴، الحدیث: ۴۱۰۵)

(2) فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور دُنیا اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے، جس کے پاس عقل نہیں۔ (شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فیما بلغنا عن الصحابۃ۔۔۔الخ، ۷/۳۷۵، الحدیث: ۱۰۶۳۸)

(3) فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحَبَّت کی، اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فَنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی، دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: علم عقل و ایمان کا کم تر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرے، دنیامیں مشغول نہ ہو جائے۔(مر آۃ المناجیح،۷/۱۸)

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا　　جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۹۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا ریت کی مانند ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کی کیسی مذمت (Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتے رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کریں کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مُٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذَرّات کی صورت میں تمام ریت مُٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مُٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے۔

مال کمانا اور پھر بیماریوں میں صرف کرنا

انسان زندگی بھر دُنیا سے وفاداری کرتا ہے، دنیا کمانے کی لگن میں دن رات ایک کردیتا ہے، پارٹ ٹائم جاب کرتا ہے، 20،20 گھنٹے کام کرتا ہے، فقط اس لیے کہ پیسہ کمانا ہے، الغرض دن گزرتا ہے تو اسی سوچ میں کہ پیسہ کمانا ہے، رات گُزرتی ہے تو اسی کُڑھن میں کہ پیسہ کمانا ہے، دل دھڑکتا ہے تو اسی دُھن میں کہ پیسہ کمانا ہے اور قدم اُٹھتا ہے تو اسی جُستجو میں کہ پیسہ کمانا ہے۔ مگر آہ! وہ پیسہ جس کیلئے اپنی صحت کی پروانہ کی تھی، وہ دُنیا جس کی خاطر دن رات ایک کئے تھے، وہ مال جسے پانے کی جدوجہد میں

اوور ٹائم (Overtime) لگائے تھے، وہ دولت جس کے حصول کیلئے حرام حلال کی پروانہ کی تھی، وہ پیسہ جس کو پانے کیلئے اپنی زندگی کے قیمتی ماہ وسال ضائع کر دیئے تھے، وہی پیسہ کچھ عرصے بعد بیماریوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ جی ہاں! بندہ بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو مختلف بیماریاں استقبال کرنے کیلئے تیار ہوتی ہیں، اب نہ وہ دنیا کا رہتا ہے اور نہ آخرت کیلئے کچھ کر پاتا ہے۔

موت کو نہ بھولو

دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اے لوگو! اس فُرصَت کے وقت میں نیک عمل کر لو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پُھولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، بے شک یہ دھوکے باز ہے اور دھوکے ساتھ بن ٹھن کر تمہارے سامنے آتی ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے، دنیا اپنی پیروی کرنے والوں کیلئے اس طرح سجتی سنورتی ہے، جیسے دُلہن سجتی ہے۔ دنیا نے اپنے کتنے ہی عاشقوں کو ہلاک کر دیا اور جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا، انہیں ذلیل ورُسوا کر دیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے خالق نے اس کی مَذَمَّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فُلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا ہے، لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وَصِیَّت (Will) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر پسینہ آگیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے

موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھَر تھَرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فُلاں بیٹا ہے، یہ فُلاں بھائی ہے، لیکن تُو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تُو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تیری رُوح اَعْضاء سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف مُتوجہ ہو جاتے اور تمہارے اعمال گِروی ہو جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، کتاب ذمّ الدنیا، بیان المواعظ فی ذم الدنیا وصفتھا، ۳/۲۶۰ ملتقطاً)

دل سے دنیا کی محبّت دُور کر　　دل نبی کے عشق سے معمور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تُو بہا　　ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑانے، فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے اور نیکیوں پر اِسْتقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے عَلاقوں اور اَطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلْمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس

وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَبُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لیے **اچھی صحبت** بہت ضروری ہے ورنہ بسا اوقات اِنسان نیکیوں کے فضائل پڑھ یا سُن کر اپنا ذہن تو بنالیتا ہے کہ اب میں نے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی، بس اب نیکیوں سے ہی دِل لگانا ہے مگر بُری صحبت آڑے آتی ہے، جو نیکیوں پر اِستقامت ملنے میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ بسا اوقات **نہ کرنے والے کام** اِنسان کا وقت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نیکیوں سے بھی محروم کردیتے ہیں:

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی پتنگ بازی کے شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا

وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ رَمضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

بگڑے اَخلاق سارے سَنْوَر جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف
جامِ عشقِ مُحمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۰-۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے دُنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مصروف (Busy) ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے مُزَیَّن کرتے ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی رَیل پیل، عمدہ اور اعلیٰ گاڑیوں کی چمک دَمک، خُوبصورت اور عالیشان محلّات کے گرد گزارنا چاہتے ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گے؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہر گز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال و جائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سوالات میں

کامیابی دِلوائیں گے تو **نیک اعمال** دِلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہو گی، قبر کی تاریکی میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذابِ قبر سے رُکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پُلِ صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب و کتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دِلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست:

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (۱) اس کے گھر والے (۲) اس کا مال اور (۳) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لَوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۴) جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، حدیث: ۱۰۴۷۵، ۷/۳۲۸) یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جا رہا ہے؟ اور جو فرشتے روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۴۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتے ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہو گا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں

اربوں روپے جمع کر بھی لیے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتے ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (Hunger) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آرہا ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہو گی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا، بالکل اسی طرح ہم جتنا بھی کمائیں، کروڑوں اربوں روپے جمع کر لیں، مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گے جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سُوٹ بن جاتا ہے، الغرض دُنیوی مال و دولت کے اَنبار بھی جمع کر لئے جائیں، تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گے جتنا ہم کر سکتے ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو ہم نے دنیا میں جمع کر رکھا ہے یہیں رہ جائے گا

لہٰذا اپنے دل سے دنیا کی محبت نکالنے اور رزقِ حلال میں برکت پانے کیلئے جتنی استطاعت ہو صدقہ وخیرات کی عادت بھی بنائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مال کی محبت دل سے نکل جائے گی ۔اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی لالچ میں حلال وحرام کی تمیز بھلا کر حرام طریقے سے کمایا ہوا مال دنیاوآخرت میں باعثِ وبال بھی بن سکتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تجارت کے بڑے واضح اُصول عطا فرمائے ہیں، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری اور دُنیا کی چکاچوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کردیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پُھونک دے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلس تاجران"** کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاجران کو بھی مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کی ترغیبات کا سلسلہ رہتا ہے، وقتاً فوقتاً تاجران کے مدنی حلقوں میں عاشقانِ رسول کو **نماز کے مسائل، مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب** سکھائے جاتے ہیں، **دُعائیں** یاد کروائی جاتی ہیں، **مدرسۃ المدینہ بالغان** کے ذریعے تاجران میں بھی **تعلیمِ قرآن** کو عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص،۳۱۵)

اللہ کریم ہمارے دلوں سے دنیا کی مَحَبَّت دُور فرمائے اور اپنی اور اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** ناگہاں (اچانک) موت کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا** شیطان مردُود کی بیٹی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** موت، قبر و آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** عمدہ لباس، اچھی غذا اور عالیشان مکانات کی خواہش کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** سے مال و دولت حاصل کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** دل میں بٹھانا گویا شیطانی جال میں پھنس جانا ہے۔

☆ **دنیا سے مَحَبَّت** کرنے والے کو آخرت میں گھسیٹ کر جہنم (Hell) میں ڈال دیا جائے گا۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** سے اللہ والے ہمیشہ دُور بھاگتے تھے۔

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند

سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے   بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدھا ہاتھ استعمال کرنے کے مدنی پھول!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! سیدھے ہاتھ سے لینے دینے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے ایک (1) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اور اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، ۴/۱۲ حدیث: ۳۲۶۶) ☆ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل، ۱/۸۱، حدیث: ۱۶۸۔) ☆ سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔ (آدابِ طعام، ص ۱۳۰) ☆ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷۔) ☆ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ الٹے ہاتھ سے کھانا نِسیان پیدا کرتا ہے (حافظہ کیسے مضبوط ہو، ص ۱۸۰)۔ ☆ سیدھے ہاتھ سے کھانا بالخصوص چاول وغیرہ کھاتے وقت کچھ دانے اُلٹے ہاتھ میں گر جائیں تو انہیں بھی سیدھے ہاتھ میں لے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کر کھایئے ☆سیدھا ہاتھ سالن وغیرہ سے آلودہ ہو جانے کی صورت میں الٹے ہاتھ سے پانی پینے کے بجائے سیدھا ہاتھ استعمال کیجئے ☆گرم چائے کو پِرچ میں ٹھنڈا کرنے کیلئے کپ اُلٹے ہاتھ میں اور پِرچ کو سیدھے ہاتھ میں لے کر چائے نوش کیجئے ☆کسی کو پانی پلاتے وقت اُلٹے ہاتھ سے جگ پکڑ کر سیدھے ہاتھ میں گلاس رکھئے تاکہ پانی پیش کرتے وقت سیدھا ہاتھ استعمال ہو۔☆مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو اِستعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔(حیاتِ محدث اعظم، ص۳۴۷۔)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16(312صفحات)**،120صَفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1)شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 12 رجب المرجب 1439ھ 29 مارچ 2018

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **31 مارچ** بعد نمازِ عشاء تقریباً **08:45pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی طرف سے ہفتہ وار کتب و رسائل پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَل! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں** امیرِ اہلسنت کسی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، نیز آپ مطالعہ کرنے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں آپ کی طرف سے اس رِسالے "**جھوٹا چور**" کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی حاصل کرلیں اور اس کا مطالعہ کرکے امیرِ اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں۔ **ہدیہ: 12 روپے**

---

[1] ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "**بادشاہوں کی ہڈّیاں**" مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رِسالے میں کیا ہے آیئے! سُنیئے: (۞) موت کا راج (۞) ویران محلّات (۞) نیک شخص کی نشانی (۞) قیامت کی منظر کشی (۞) 50 ہزار سالہ دِن (۞) قیامت میں آسانی۔۔ ہدیہ: بڑا۔10۔ چھوٹا۔ 05۔روپے

کتاب "**دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی**" کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (۞) دُنیا آخرت کی کھیتی ہے (۞) انسان کی پیدائش سے پہلے اس کیلئے کونسی 4 باتیں لکھ دی جاتی ہیں؟ (۞) روزانہ صبح کے وقت 2 فرشتے کیا صدائیں لگاتے ہیں (۞) سب سے زیادہ خسارہ پانے والے کون؟ (۞) جنت میں کون لوگ زیادہ ہوں گے (۞) دُنیا کی 6 چیزیں اور اُن کی حقیقت۔۔ ہدیہ: 30 روپے

رسالہ "**حافظہ کمزور ہونےکی وجوہات**" میں آپ پڑھ سکیں گے: (۞) حافظہ کمزور ہونے کی وجوہات (۞) علمِ دین کس نیّت سے حاصل کیا جائے؟ طالبِ علم کو گھر میں کیسا ہونا چاہئے؟ ہدیہ: ۔15 روپے

رسالہ "**فیضانِ سیداحمد کبیر رِفاعی**" میں آپ پڑھ سکیں گے: (۞) پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت (۞) انسان تو انسان جانوروں پر بھی حیرت انگیز شفقت (۞) پتھر روٹی کیسے بن گئے؟ (۞) فرمانِ غوث اعظم پر سر جھکانا

یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

عُشراوردعوتِ اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ: دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، جس میں سالانہ اربوں کے اخراجات ہو رہے ہیں، ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ایک ذریعہ "**عُشر**" جمع کرنا بھی ہے، پاکستان کے کئی شہروں میں گندم کی کٹائی شروع ہو چکی ہے، کچھ شہروں میں شروع ہونے والی ہے۔ تمام اسلامی بھائی "**عُشر**" جمع کرنے کے لیے ابھی سے کوشش شروع کر دیں، رِسالہ "**عشر کے احکام**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور بالخصوص "**عُشر**" دینے والے عاشقانِ رسول تک بھی یہ رِسالہ ضرور پہنچایئے۔

مجلس مالیات اوررسید بُکس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ: عاشقانِ رسول اپنی پیاری مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کے لیے ہر سال مدنی عطیات جمع کرنے کی کوششیں

کرتے ہیں، مدنی عطیات جمع کرنے کے نظام کو **مزید منظم و مضبوط** کرنے کے لیے مجلسِ مالیات کی طرف سے "**رسید بُکس**" دی جاتی ہیں، اس سال کے **رمضان مدنی عطیات** (رجب، شعبان، رمضان) کے لیے **رسید بُکس دینے** کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی مجلسِ مالیات کے ذمہ داران سے **طے شدہ طریقِ کار کے مطابق رسید بکس** حاصل کر لیجئے۔

رجب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان

اے اللہ! تُو ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج3ص85حدیث: 3939)

ھفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں کا جدول

(1): مختلف موضوعات پر مختصر بیان: 5منٹ، (2): دُعا یاد کرنا: 5منٹ (3): فکرِ مدینہ: 5منٹ۔ کُل دورانیہ: 15منٹ

آج کے **ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں** میں "**چوری**" کے بارے میں بتایا جائے گا مثلاً چوری کی تعریف، اس کے مختلف احکام، چوری کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ، چوری کے گناہ میں مبتلا ہونے کے اسباب" وغیرہ۔ آج "**نظرِ بد لگنے پر پڑھنے کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے اجتماعی فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

چوری

چوری کی تَعْرِیف:

چَوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چُھپا کر ناحق لے لیا جائے۔[1]

"چوری" کے مُتَعَلِّق مختلف اَحْکَام

[1] ...بہارِ شریعت، حصہ نہم، چوری کی حد کا بیان، ۲/۴۱۳.

(۱): چوری کرنا گُناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] (۲): چوری سے حاصِل کئے ہوئے مال کو خرید و فروخت وغیرہ کے کسی کام میں لگانا حرامِ قطعی ہے۔[2] (۳): اس کو حاصِل کرنے والا اس کا بالکل مالِک نہیں بنتا اور اس مال کے لیے شرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو لوٹا دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو وارِثوں کو دے اور اِن کا بھی پتا نہ چلے تو بِلانیتِ ثواب (یعنی ثواب کی نیت کئے بغیر) فقیر پر خیرات کر دے۔[3]

آیتِ مُبَارَکہ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۸-۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالِب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنْوَر جائے تو اللہ اپنی مِہر (رحمت) سے اس پر رُجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نوٹ: واضِح رہے کہ حُدُود اور تَعْزِیر کے مسائل میں عَوَامُ النَّاس کو قانون ہاتھ میں لینے کی شرعاً اِجازَت نہیں۔[4]

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

میں نے جہنم میں ایک شَخْص کو دیکھا جو اپنی ٹیڑھی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چُراتا، جب لوگ اُسے چوری کرتا دیکھ لیتے تو کہتا: میں چور نہیں ہوں، یہ سامان میری ٹیڑھی لاٹھی میں اٹک گیا تھا۔ وہ

---

1 ...جہنم کے خطرات، ص۳۸، بتغیر قلیل.
2 ...فتاویٰ رضویہ، ۵۵۱/۲۳، ماخوذاً.
3 ...المرجع السابق.
4 ...صراط الجنان، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ:۳۸، ۴۲۹/۲.

آگ میں اپنی ٹیڑھی لاٹھی پر ٹیک لگائے یہ کہہ رہا تھا: میں ٹیڑھی لاٹھی والا چور ہوں۔[1]

چوری کے گُناہ میں مبتلا ہونے کے اسباب

(۱): اچھی تربیت نہ ہونا (شروع سے ہی اگر بچوں کی اچھی تربیت پر تَوَجُّہ نہ دی جائے تو اُن کے چوری وغیرہ بُرائیوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔ **(۲): لالچ (۳): نشے کی عادت** (اس بُری عادت کے شِکار لوگ بھی اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے جب اور کوئی صورت نظر نہیں آتی تو چوریاں کرنے لگتے ہیں)۔

چوری کے گُناہ میں پڑنے سے بچنے کے لئے

(۱): انجام کو پیشِ نظر رکھئے کہ چوری دنیا و آخرت میں کس قدر تباہی و بربادی کا سبب بنتی ہے مثلاً چوری کرنے والے کو ملکی قانون کے مطابق تکلیف دہ سزا بھگتنا پڑتی ہے، محلے والوں اور رشتے داروں میں اسے اور اس کے گھر والوں کو سَخْت ذلت ورُسوائی کا سامنا ہوتا ہے اور چوری کرنے والا خود کو جہنم کے درد ناک عذاب کا حق دار بناتا ہے۔ **(۲): رِزْقِ حلال کمانے کے فضائل اور حرام روزی کی تباہ کاریوں پر غور کیجئے**، مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لقمۂ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے گا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آگئی تو داخِلِ جہنم ہوگا۔[2] **(۳): موت اور قبر و آخرت کو کثرت سے یاد کیجئے**، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! دل سے دنیا کی محبت نکلے گی اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

مَدَنی مشورہ: چوری کی شَرْعی سزا اور اس کے مُتَعَلِّق دیگر مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **بہارِ شریعت**، حصہ 9، صفحہ 411 تا 422 کا مُطالعہ کیجئے۔

ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں یاد کروائی جانے والی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جَدْوَل کے مُطابِق **"نظرِ بد**

---

[1] ...جمع الجوامع للسیوطی، قسم الاقوال، تتمۃ حرف الھمزۃ مع النون من الاکمال، ۲۷/۳، حدیث: ۷۰۷۶.

[2] ...مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان الخوف، ص ۱۲.

لگنے پر پڑھنے کی دُعا" یاد کروائی جائے گی، دُعا یہ ہے:

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ (پ۲۹، القلم: ۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور کافِر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرادیں گے، جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دُور ہیں۔

یہ آیت نظرِ بد سے بچنے کے لئے اِکسِیر ہے۔ (نور العرفان، پ۲۹، القلم، تحت الآیۃ:۵۱، ص۸۷۰)

حضرت سیِّدنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔

(خزائن العرفان، پ۲۹، القلم، تحت الآیۃ:۵۱، ص۱۰۴۸)

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

(المستدرك للحاكم، كتاب الطب، باب اذا رای احد كم...فليبرك، ۵/ ۳۰۵، حديث: ۷۵۷۵)

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس (نظرِ بد) کی گرمی، سردی اور مصیبت اس سے دُور کر دے۔

اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے

شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی ؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں ؟(37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43) یکساں تعلقات رکھے؟(44) نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو ، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟(54) مدنی دورے میں شرکت کی؟(55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟